سوال

(293) نماز باجماعت کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز باجماعت، اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی اطاعت ہے، جو بہت عظیم الشان ہے، جس کی بے حد تاکید آئی ہے اور جو نہایت افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کرتے ہوئے حالت خوف میں بھی اس کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذا كُنتَ فيهِم فَأَقَمتَ لَهُمُ الصَّلوٰةَ فَلتَقُم طائِفَةٌ مِنهُم مَعَكَ وَليَأخُذوا أَسلِحَتَهُم فَإِذا سَجَدوا فَليَكونوا مِن وَرائِكُم وَلتَأتِ طائِفَةٌ أُخرىٰ لَم يُصَلّوا فَليُصَلّوا مَعَكَ وَليَأخُذوا حِذرَهُم وَأَسلِحَتَهُم وَدَّ الَّذينَ كَفَروا لَو تَغفُلونَ عَن أَسلِحَتِكُم وَأَمتِعَتِكُم فَيَميلونَ عَلَيكُم مَيلَةً وٰحِدَةً وَلا جُناحَ عَلَيكُم إِن كانَ بِكُم أَذًى مِن مَطَرٍ أَو كُنتُم مَرضىٰ أَن تَضَعوا أَسلِحَتَكُم وَخُذوا حِذرَكُم إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلكـٰفِرينَ عَذابًا مُهينًا ١٠٢ ...
سورة النساء

’’اور (اے پیغمبر) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں، پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرلے۔ کافر اس گھات میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ کہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔ اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر ہوشیار ضرور رہنا، بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، مثلاً: آپ نے فرمایا:

«وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ» (صحيح البخاري، الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ح: ٦٤٤ و صحيح مسلم، المساجد، باب فضل صلاة الجماعة... ح: ٦٥١ (٢٥٢) واللفظ له)

’’میرا ارادہ ہے کہ میں نماز کا حکم دوں اور اقامت کہہ دی جائے، پھر میں کسی شخص کو حکم دے دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں کچھ آدمیوں کو لے کر جن کے پاس ایندھن

کاٹھا ہو، ایسے لوگوں کے پاس جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔''

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَن سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَم یجب فَلَا صَلَاۃَ لَہُ اِلَّا مِن عُذرٍ» (سنن ابن ماجہ، المساجد، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ، ح:۷۹۳)

''جو شخص اذان سنے اور مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔''

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نابینا شخص سے فرمایا تھا، جس نے آپ سے گھر میں نماز ادا کرنے کے لیے رخصت طلب کی تھی:

«ہَل تَسمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاۃِ؟»

''کیا تم نماز کے لیے اذان کی آواز سنتے ہو؟''

اس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا:

«فَأَجِب» (صحیح مسلم، المساجد، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء، ح:۶۵۳)

''پس تم جواب دو۔''

یعنی نماز باجماعت ادا کرو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«لَقَد رَأَیتُنَا (یعنی الصحابۃ مع رسول اللہ) وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنہَا۔ أی عن صلاۃ الجماعۃ۔ اِلَّا مُنَافِقٌ معلوم النفاق، أَو مَرِیضٌ، وَلَقَد کَانَ الرَّجُلُ یُؤتَی بِہِ یُہَادَی بَینَ الرَّجُلَینِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ» (صحیح مسلم، المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الہدی، ح:۶۵۴ (۲۵۶، ۲۶۷)

''میں نے (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے) دیکھا، نماز باجماعت ادا کرنے سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو منافق ہوتا (اور اس کا نفاق ظاہر ہوتا) یا مریض ہوتا'' اور مریض آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔''

عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نماز باجماعت واجب ہو کیونکہ امت اسلامیہ ایک ہی امت ہے اور کمال وحدت کے لیے ضروری ہے کہ یہ اپنی عبادت اجتماعی طور پر ادا کرے اور عبادتوں سب سے عظیم الشان، اور سب سے افضل نیز سب سے زیادہ اہم عبادت نماز ہی ہے، اس لئے امت اسلامیہ کے لیے واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرے۔ اس بات پر تو علماء کا اتفاق ہے کہ نماز سب سے اہم اور عظیم الشان عبادت ہے لیکن اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا اسے باجماعت ادا کرنا صحت نماز کے لیے شرط ہے؟ یا اس کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے، البتہ جماعت کے بغیر ادا کرنے والا گناہ گار ہوگا؟ اسی طرح اس مسئلہ میں کچھ اور اختلافات بھی ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب تو ہے مگر یہ صحت نماز کے لیے شرط نہیں، البتہ تارک جماعت گناہ گار ضرور ہوگا الا یہ کہ اس کے پاس کوئی شرعی عذر ہو۔ نماز کی صحت کے لیے جماعت کے شرط نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کو انفرادی نماز سے افضل قرار دیا ہے اور نماز باجماعت کو افضل قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ انفرادی طور پر نماز ادا کرنا بھی صحیح ہے۔ بہر حال ہر عاقل اور بالغ مرد مسلمان پر واجب ہے کہ سفر میں ہو یا حضر میں نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عقائد کے مسائل : صفحہ 306

[محدث فتویٰ](#)